فقہ السنہ

# بلند آواز سے آمین کہنا

علامہ ابو یوسف **محمد شریف**
(کوٹلی لوہاراں)

**عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلاَ الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْن فَاِنَّه' مَنْ وَافَقَ قَوْلَه' قَوْلَ الْمَلٰئِکَةِ غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه .** (رواہ البخاری)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب امام **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین** کہے تو تم آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آمین اخفا (آہستہ) کے ساتھ کہنی چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ جہر (بلند آواز سے کہنا) ہوتی تو آپ یوں نہ فرماتے جب امام **ولا الضالین** کہے تم آمین کہو بلکہ یوں فرماتے کہ جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جمہور محدثین نے **اذا أمن** کے معنی **اذا اراد التامین** کئے ہیں۔ یعنی جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو اور وہ ارادہ **ولا الضالین** ختم کرنا ہے۔ جمہور نے یہ معنی جمع بین الحدیثین کے لئے کئے ہیں۔ تو جب اس حدیث کے معنی **اذا اراد التامین** ہوئے تو اس سے جہر آمین ثابت نہیں ہوتا۔

علاوہ اس کے ایک دوسری حدیث میں جس کو امام احمد نسائی دارمی نے روایت کیا ہے یوں آیا ہے کہ **فان الامام یقول آمین** کہ امام بھی آمین کہتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آمین بالجہر نہ تھی۔ اگر جہر ہوتی تو امام کے فعل کے اظہار کی ضرورت نہ پڑتی۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہے، سورتِ فاتحہ نہ پڑھے۔ کیونکہ اگر مقتدی پر فاتحہ لازم ہوتا تو آپ فرماتے جب تم **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین** پڑھو تو آمین کہو۔ بلکہ یوں فرمایا کہ جب امام **ولا الضالین** کہے تو تم آمین کہو۔ معلوم ہوا

کہ فاتحہ کا پڑھنا امام پر ہی لازم تھا۔ دوسری حدیث میں اور بھی وضاحت فرمادی کہ **اذا امن القاری فامنوا.** جب قرأت پڑھنے والا آمین کا ارادہ کرے تو تم بھی آمین کہو۔

پس اگر مقتدی بھی قاری ہوتا یعنی اسے بھی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی ضروری ہوتی تو آپ صرف امام کو قاری نہ فرماتے۔

**عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ اَنَّه' صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ اخفٰى بِهَا صَوْتَه'**

(رواہ الحکام والطبرانی والدارقطنی وابویعلی واحمد)

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور ﷺ جب **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** کو پہنچے تو آپ نے پوشیدہ آواز سے آمین کہی۔

اس حدیث کو حاکم، طبرانی، دارقطنی، ابو یعلیٰ اور امام احمد نے روایت کیا۔ یہ حدیث آمین کے اخفا میں نص ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔

حدیث سمرہ بن جندبؓ اس کی تائید کرتی ہے کہ جب وہ نماز پڑھاتے تو دوبار خاموش ہوتے۔ ایک بار جب نماز شروع کرتے دوسری بار جب **ولا الضالین** کہتے۔ لوگوں نے اس پر انکار کیا تو انہوں نے ابی بن کعب کو لکھا۔ حضرت ابی بن کعب نے جواب میں لکھا کہ سمرہ جیسے کرتا ہے ٹھیک ہے۔ اس حدیث کو دارقطنی و احمد نے بسند صحیح روایت کیا۔ ابو داؤد کی روایت میں سمرہ بن جندب نے ان دونوں سکتوں کو رسول کریم ﷺ سے بیان کیا۔ ظاہر ہے کہ پہلا سکتہ ثنا کے لئے تھا اور دوسرا جو **ولا الضالین** کے بعد ہوتا وہ آمین کہنے کے لئے تھا۔ معلوم ہوا کہ آمین پوشیدہ تھی۔ اس حدیث کی سند آثار السنن میں صالح لکھی ہے۔

امام طحاوی ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ شریف اور اعوذ اور آمین میں جہر نہیں کرتے تھے۔ طبرانی کبیر میں ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی و عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما بسم اللہ اور اعوذ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔ جوہر النقی میں بحوالہ ابن جریر طبری ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ اور آمین اونچی نہیں کہتے تھے۔